



## اسام! لا إله إلا الله كك بعد بھی تم نك أسك قتل كر دیا؟!

اسام بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقہ کی طرف (مہم پر) بھیجا۔ مہم نے ان لوگوں کو صبح کے وقت ان کے پانیوں پر انہیں جالیا اسام رضی اللہ عنہ کے تے ہیں کہ میں اور ایک انصاری آدمی قبیلہ جہینہ کے ایک شخص تک پہنچے اور جب مہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا "لا الہ الا اللہ" انصاری صحابی نے تو (یہ سنتے ہی) ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اپنا نیز مار کر اسے قتل کر دیا۔ جب مہم مدینہ آئے تو اس واقعے کی خبر نبی ﷺ تک پہنچی آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اسام! کیا تم نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد بھی اسے قتل کر ڈالا؟" میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس نے صرف جان بچانے کے لیے اس کا اقرار کیا تھا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "کیا تم نے اسے 'لا الہ الا اللہ' کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟" آپ ﷺ نے جملہ بار بار مجھ سے کہتے رہے ہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش میں اس دن سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوتا ہوتا ایک اور روایت میں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے لا إله إلا الله کہا اور پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے ایسا اسلحہ کے خوف سے کہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ تجھے پتہ چل جاتا کہ اس نے خلوص دل سے پڑھا تھا یا نہیں؟ پھر آپ ﷺ نے بار بار یہی بات ڈرائے رہے ہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ کاش! میں اسی روز مسلمان ہوا ہوتا۔ جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکوں کی ایک قوم کی طرف بھیجا اور ان کا آنا سامنا ہو گیا۔ مشرکوں میں ایک شخص تھا، وہ جس مسلمان کی طرف چاہتا بڑھ کر اسے قتل کر دیتا۔ آخر ایک مسلمان نے اس کو غفلت کی حالت میں جا لیا۔ مہم آپس میں گفتگو کرتے تو کہتے تھے کہ وہ مسلمان اسام بن زید رضی اللہ عنہما تھے۔ پھر جب انہوں نے تلوار اس پر سیدھی کی تو اس نے کہا: لا الہ الا اللہ لیکن انہوں نے اسے مار ڈالا۔ اس کے بعد قاصد خوشخبری لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے سب حال بیان کیا۔ ہاں تک کہ اس شخص کے بارے میں بھی بتا دیا کہ اس نے کیا کیا آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے کیوں اس کو مار ڈالا؟ انہوں نے (اسام رضی اللہ عنہ) نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دی، فلاں اور فلاں کو قتل کر دیا اور کئی آدمیوں کا نام لیا۔ میں جب اس پر حملہ آور ہوا اور اس نے تلوار کو دیکھا تو لا الہ الا اللہ پڑھنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو قتل کر دیا؟ انہوں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب یہ کلمہ لا الہ الا اللہ آئے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! میرے لیے بخشش کی دعا کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب یہ کلمہ لا الہ الا اللہ آئے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ پھر آپ ﷺ نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور یہی کہتے رہے کہ: قیامت کے دن جب یہ کلمہ لا الہ الا اللہ آئے گا تو تم کیا جواب دو گے؟

[صحیح] [اس حدیث کی دونوں روایتوں کو امام مسلم نے روایت کیا ہے - متفق علیہ]

نبی ﷺ نے اسام بن زید رضی اللہ عنہما کو ایک سریر میں جہینہ قبیلہ کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا۔ جب وہ ان لوگوں پر جا کر حملہ آور ہو گئے تو مشرکین میں سے ایک شخص بہاگ اٹھا اسام رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری آدمی اسے قتل کرنے کے ارادے سے اس کے پیچھے لگ گئے۔ جب انہوں نے اسے جا لیا تو اس نے کہا: لا الہ الا اللہ انصاری آدمی نے تو اسے چھوڑ دیا کیونکہ اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا لیکن اسام رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ جب وہ مدینہ واپس لوٹے اور نبی ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے اسام رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا 'لا الہ الا اللہ' کہنے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ! وہ تو یہ کلمہ صرف قتل ہونے سے بچنے کے لیے پڑھا تھا اور اس کی آڑ لے رہا تھا۔ نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے اس کا دل

چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا تاکہ تم میں یقینی طور پر اس کا علم ہو جاتا۔ قیامت کے دن جب کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ آئے گا تو پھر تم کیا کرو گے؟ تمہاری کون سفارش کرے گا؟ اس وقت تمہاری طرف سے کون جھگڑا کرے گا جب کلمہ توحید کو لایا جائے گا اور تم میں کچھ جائے گا کہ تم نے اس کلمہ کو پڑھنے والے کو کیسے قتل کر دیا؟ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آرزو کی کہ کاش میں نہ آج سے پہلے اسلام ہی قبول نہ کیا ہوتا۔ کیوں کہ اگر وہ کافر ہوتا اور پھر مسلمان ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دیتا۔ لیکن اب تو مسلمان ہونے کی حالت میں ان سے یہ فعل سرزد ہو گیا۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/4816>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

